رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اِک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - فارسی نظم ص۱
نامہ لنڈن - اخبار احمدیہ ص۲
عصمتِ انبیاء ص۳
معارف قرآن ص۵
مرتد پٹیالوی اور الہام ص۷
اشتہارات ص۹
ہندوستان کی خبریں ص۱۱
ممالک غیر کی خبریں ص۱۲

ایڈیٹر:- غلام نبی ✻ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان۔

نمبر ۵۵ | مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ اور خاندان مسیح موعود اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی بھی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

مجلس مشاورت جس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہوچکا ہے۔ ۲۰-۲۱ اور ۲۲ کو بھی منعقد ہوئی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فٹ بال ہاکی اور کرکٹ کی ٹیم ڈسٹرکٹ ٹورنیمنٹ میں شامل ہونے کے لئے گورداسپور گئی تھی جہاں اس نے فٹ بال فائنل میں جیتا۔

موسم ابر آلود ہے۔ اور کبھی وقت تھوڑا تھوڑا تقاطر بھی ہوتا ہے۔ لیکن زور کی بارش نہیں ہوئی۔

فارسی نظم

مولانا مولوی عبد الماجد صاحب احمدی پروفیسر کالج بھاگلپور کی وہ نظم جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی

اے اولو العزم چہ اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بشہاں بود تو آساں کردی

لاجرم فضل عمر مصلح موعود استی
کہ بدور خود دستِ اسلام درخشاں کردی

راست آمد ز تو دعائے خیر ختمِ رسل
کہ ز مغرب تو طلوعِ خور تاباں کردی

در جگرگاہِ یورپ یعنی زمین لندن
مسجدے دیگرے اقصیٰ توئی ساماں کردی

اے امام و خلفِ صادقِ مہدی و مسیح
رحمتِ حق بتو بادا کہ چہ احساں کردی

منکرِ آلِ نبی سیرتِ محمود ببین
ایں حسد چیست کزاں سینہ تو بریاں کردی

پنبۂ وسوسہ از گوش بروں کن خواجہ
بشنو آں ذکر کہ سہم گفتی و پنہاں کردی

باز ہیبت بکن اے خادمِ قبرو ڈگنگ
کانچہ کردی تو خطا کردی و عصیاں کردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

عصمت انبیاء

(از جناب میر محمد اسحاق صاحب لیکچر کا خلاصہ)

(۴)

حضرت موسیٰؑ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق سورۃ قصص کا وہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے جسمیں ان کے ہاتھوں ایک آدمی مارا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آدمی کو مار کر انہوں نے خود مانا ہے کہ ھذا من عمل الشیطٰن۔ یہ میں نے شیطانی کام کیا ہے۔

اس کے متعلق میں کچھ بیان کرنے سے قبل ایک اصول پیش کرتا ہوں۔ عصمت انبیاء کے متعلق بہت سا دہوکہ اسی اصل کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو لگا ہے اصل قاعدہ یہ ہے۔ کہ جو بات معین ہو۔ اس کو دلیل بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے جو مبہم ہو۔ لیکن انبیاء کے متعلق لوگ مبہم بات پر معین کو پرکھتے ہیں۔

مثلاً کسی نبی نے اپنے متعلق کہا ہے کہ میں ظالم ہوں۔ تو چونکہ ظلم کا فعل مبہم ہے۔ کیونکہ کئی قسم کا ظلم ہوتا ہے۔ ڈاکہ مارنا بھی ظلم ہوتا ہے۔ کسی کو تکلیف دینا بھی ظلم ہوتا ہے۔ اسلئے اس لفظ سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس نبی نے کیا کیا ہے۔ جسکے متعلق یہ لفظ بولا گیا ہے لیکن قتل کرنے کا فعل ایک معین فعل ہے۔ اور اس سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی آدمی کو مار دیا گیا ہے۔ مگر اسکے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ فعل کس رنگ میں اور کس حالت میں کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ سے بیشک ایک آدمی مارا گیا۔ لیکن اصل میں انھوں نے قتل نہیں کیا۔ بات یہ ہوئی۔ کہ دو آدمی لڑ رہے تھے۔ ایک ان کے فریق کا تھا۔ اور دوسرا دشمن کے فریق کا۔ اپنے فریق کے آدمی کی حضرت موسیٰ نے مدد کی۔ اور جو اس سے لڑ رہا تھا اسے مکا مارا۔ اور وہ مر گیا۔ اب مکا مارنے کے فعل کو دیکھو۔ آگے جو نتیجہ نکلا اسے نہ دیکھو۔ کیونکہ وہ تو خدا کا کام تھا حضرت موسیٰ نے جو کچھ کیا۔ اسی کو دیکھنا چاہیئے دیکھو اگر یہ نتیجہ نہ نکلتا۔ یعنی وہ آدمی نہ مر جاتا تو کیا حضرت موسیٰ پر اس معاملہ میں کوئی اعتراض کرتا۔ ہرگز نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ یہ کوئی ایسا فعل نہیں۔ جس پر اعتراض کیا جا سکے۔ بلکہ مکا مارنا ایک معمولی بات ہے۔ اور یہ کسی کو قتل کرنے کا طریق نہیں ہے۔ اور نہ قتل کرنے کے لئے مکا مارا تھا۔ بلکہ قتل ان کے ارادہ اور نیت کے خلاف ہو گیا۔ اسلئے اس کی وجہ سے ان پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔

(۲) پھر اس واقعہ کے بیان کرنے سے پہلے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولما بلغ اشدہٗ واستوٰی اٰتینٰہ حکماً وعلماً۔ کہ جب موسیٰ رشد اور مضبوطی کو پہنچ گیا۔ تو ہم نے اس کو حکم اور علم دیا۔ اب اگر انہوں نے ایسا قتل کیا تھا۔ جو ظلم تھا۔ تو یہ عجیب بیان ہے۔ اور حکم اور علم دینے کا اچھا ثبوت ہے۔ لیکن بات اصل میں یہ ہے۔ کہ اس فعل میں ان کا کوئی قصور نہ تھا۔ اور وہ حق پر تھے۔

(۳) رہی یہ بات کہ انہوں نے کہا ہے۔ ھذا من عمل الشیطٰن۔ یہ اسی مرنے والے کو کہا ہے۔ کہ دیکھ یہ تیرا عمل شیطانی تھا جس کا تو نے مزا پالیا۔ نہ کہ اپنے فعل کو شیطانی فعل قرار دیا ہے۔ بعض لوگ اس پر کہدیا کرتے ہیں کہ وہ تو مر گیا تھا۔ اس کو مخاطب نہیں کیا جا سکتا تھا اس کا یہ جواب ہے۔ کہ جنگ بدر کے بعد جب بڑے بڑے سرغنوں کی لاشیں قلیب بدر میں ڈالی گئیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقاً۔

(۴) اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ رب بما انعمت علی فلن اکون ظھیراً للمجرمین۔ اے رب تو نے مجھ پر جو فضل اور احسان کئے ہیں۔ ان کے شکریہ کے طور پر میں کہتا ہوں کہ میں ظالموں کی مدد نہیں کروں گا۔ بلکہ مظلوموں کی مدد کروں گا۔ مگر دوسرے ہی دن پھر اسی قسم کے جھگڑے میں دخل دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پہلے دن جو کچھ انہوں نے کیا۔ اسے وہ ظلم نہ قرار دیتے تھے۔ بلکہ حق بجانب سمجھتے تھے۔

(۵) حضرت موسیٰ ان لوگوں کو ظالم قرار دیتے ہیں۔ اور ان میں سے نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ آتا ہے۔ قال رب نجنی من القوم الظٰلمین۔ خدا تعالیٰ سے انہوں نے عرض کی۔ کہ مجھے اس ظالموں کی قوم سے نجات دیجئے۔ حالانکہ اگر حضرت موسیٰ واقعہ میں قاتل تھے۔ تو پھر فرعون کا ان کو قصاص کے طور پر قتل کرنے کی کوشش کرنا ظلم نہ تھا۔ بلکہ عدل تھا۔

(۶) پھر حضرت موسیٰ نے جب شیخ کبیر کے پاس جا کر سارا واقعہ بیان کیا۔ تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ لا تخف نجوت من القوم الظٰلمین۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں تو ظالموں کے پنجہ سے بچ گیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ شیخ کبیر بھی حضرت موسیٰ کو بے گناہ قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے دشمنوں کو ظالم کہتے ہیں۔

(۷) دوسری جگہ سورۃ شعراء میں آتا ہے۔ حضرت موسیٰ کہتے ہیں۔ ولھم علی ذنب فاخاف ان یقتلون کہ میں ان کا گنہگار ہوں یعنی ان کی نظر میں گنہگار ہوں اسلئے خوف ہے۔ کہ قتل نہ کر دیں۔ گویا وہ واقع میں گنہگار نہ تھا۔ وہ لوگ انہیں گنہگار سمجھتے تھے۔

(۵)

حضرت ہارونؑ

حضرت ہارون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے شرک کیا اور استدلال اس آیت سے کیا جاتا ہے کہ قال بئسما خلفتمونی من بعدی۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے میرے بعد بری خلافت کی ہے کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت ہارون بھی دوسرے لوگوں کی طرح شرک میں گرفتار ہو گئے تھے۔ مگر یہ غلطی ان لوگوں کو قرآن کریم کے اردو یا انگریزی ترجموں کی وجہ سے لگی ہے۔ کیونکہ "تم نے بری خلافت کی" سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کلام میں مخاطب حضرت ہارون ہی ہیں۔ لیکن عربی کے لحاظ سے یہ غلطی نہیں لگ سکتی۔ کیونکہ عربی میں جمع کا صیغہ واحد کے لئے نہیں آتا۔ جمع کے لئے ہی آتا ہے۔ چونکہ اس آیۃ میں جمع کا صیغہ ہے۔ اسلئے یہ حضرت ہارون

کے متعلق نہیں - بلکہ ساری قوم اس میں مخاطب ہے - چنانچہ پہلے ہی آتا ہے کہ رجع موسیٰ الی قومہ غضبان اسفا حضرت موسیٰ غصے میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف گئے -

(۲) حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کے واپس آنے سے پہلے ہی اپنی قوم کو کہدیا تھا کہ اے قوم تم فتنہ میں پڑ گئے ہو - چنانچہ آتا ہے - ولقد قال لھم ھارون من قبل یقوم انما فتنتم بہ (۲۰-۹۲)

(۳) جب حضرت موسیٰ آئے - تو انہوں نے حضرت ہارون کو کہا - یھرون ما منعک اذ رایتھم ضلوا (۲۰-۹۴) اے ہارون جب یہ لوگ گمراہ ہوئے - تو تُو نے ان کو منع کیوں نہ کیا - اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارون ہدایت پر قائم رہے تھے - ورنہ یہ کہنے کا کیا مطلب ؟

(۵)

حضرت ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے - اور اس کے ثبوت میں وہ کہتے ہیں - کہ ایک حدیث میں حضرت ابراہیم کے تین جھوٹ بولنے کا ذکر ہے - ہم کہتے ہیں - حدیث کے راوی نے اس روایت کو بیان کرتے ہوئے ایک جھوٹ بولا ہے - اور ہم اس کو حضرت ابراہیم کے مقابلہ میں قربان کرتے ہیں - کوئی کہے کہ پھر حدیثوں کا کیا اعتبار رہا - ہم کہیں گے - اگر اس حدیث کا یہ مطلب لیا جاوے - کہ حضرت ابراہیم نے نبی ہو کر جھوٹ بولا - تو پھر نبیوں کا کیا اعتبار رہا - مگر ہم اس حدیث کی بھی تاویل کر سکتے ہیں -

(۱) قرآن کریم سے ان کے متعلق یہ بات پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا انی سقیم (۳۷-۸۹) کہ میں بیمار ہوں - مگر وہ بیمار نہیں تھے - کیونکہ اس کے بعد انہوں نے جا کر بُت توڑے ہیں - مگر یہ سخت بیہودہ بات ہے - کئی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں - جنمیں انسان بعض کام کر سکتا ہے اور بعض نہیں کر سکتا - اسی طرح انہوں نے کیا کہ باوجود بیمار ہونے کے بُتوں کو توڑا -

(۲) پھر کہا جاتا ہے - بتوں کو توڑ کر یہ جو انہوں نے کہا ہے - کہ بل فعلہ کبیرھم ھذا فسئلوھم (۲۱-۶۴) یہ انہوں نے جھوٹ کہا ہے - اس کے متعلق تاویل کی گئی ہے - کہ انہوں نے کہا ہے - کرنے والے نے کیا ہے - اپنے کرنے سے تو انکار نہیں کیا - مگر میرے نزدیک یہ تاویل درست نہیں ہے - کیونکہ انہوں نے بل کہا ہے - اور بل پہلی بات کی نفی کے لئے آتا ہے - یعنی حضرت ابراہیم نے پہلی بات کی نفی کی - کہ میں نے نہیں کیا - بلکہ کرنے والے نے کیا ہے اس لئے یہ تاویل نہیں کی جا سکتی - حضرت ابراہیم نے صاف طور پر انکار کر کے کہا ہے - کہ اس بڑے نے کیا ہے - اس سے پوچھ لو -

مگر اس کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے - کہ کیا یہ کہکر حضرت ابراہیم ان لوگوں کو دہوکہ دینا چاہتے اور اپنے فعل کو چھپانا چاہتے ہیں - یا ایسا نہیں ہے - صاف ظاہر ہے - کہ نہ تو وہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں - اور نہ اپنے فعل کو چھپانا چاہتے ہیں - کیونکہ ان کا کہنا ایسا ہی ہے - جیسا کہ کوئی پوچھے فلاں آدمی یہاں ہے - اور اس کا جواب یہ دیا جائے - کہ میری جیب میں ہے اس کا مطلب یہی ہوگا - کہ نہیں ہے - اسی طرح حضرت ابراہیم کا یہ کہنا - کہ اس بڑے بت نے کیا ہے - اس سے پوچھ لو - اس کا یہی مطلب ہے - کہ اس نے نہیں کیا - میں نے ہی کیا ہے - پھر یہ یاد رہے - کہ وہ بتوں کا توڑنا چھپانا نہیں چاہتے تھے - کیونکہ وہ توڑنے سے قبل خود قوم کو کہہ چکے تھے - وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین - خدا کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کو توڑ دونگا - جب تم نے پیٹھ پھیری - اس میں ان کا صاف اقرار ہے -

لوگ کہتے ہیں - یہ انہوں نے دل میں کہا تھا - لیکن یہ درست نہیں ہے - کیونکہ جب انہوں نے بتوں کو توڑا - اور خور پڑا - تو ان لوگوں نے کہا - کہ سمعنا فتی یذکرھم یقال لہ ابراھیم - ہم نے ایک جوان کو ان کے متعلق ذکر کرتے سنا ہے جس کو ابراہیم کہتے ہیں - اس سے معلوم ہوا - کہ حضرت ابراہیم نے دل میں نہیں کہا تھا - پھر جب ان کو بلایا گیا - اور پوچھا تو انہوں نے کہا - اس بڑے بت نے کیا ہے - اس سے پوچھو اس کے جواب میں وہ یہ نہیں کہتے - کہ تو جھوٹ بولتا ہے - بلکہ یہ کہتے ہیں - لقد علمت ما ھولاء ینطقون - تم جانتے ہو - کہ یہ تو بولتے نہیں -

دراصل یہ جواب دیکر حضرت ابراہیم نے ان کی فطرت کو ابھارا ہے - کہ دیکھو جب یہ بول ہی نہیں سکتے - تو پھر ان کو معبود کیوں مانتے ہو - یہ کیا فائدہ دے سکتے ہیں -

سورہ ممتحنہ میں خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم کے متعلق فرماتا ہے - قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ الا قول ابراھیم لابیہ لاستغفرن لک - (۶۰-۵) اے مسلمانوں تمہارے لئے ابراہیم میں نمونہ ہے - اور اس کے ساتھیوں میں - جس وقت کہا انہوں نے اپنی قوم کو کہ ہم تم سے بیزار ہیں - اور اس چیز سے جس کی تم عبادت کرتے ہو - سوائے اللہ کے - ہم انکار کرتے ہیں تمہارے ساتھ - اور ظاہر ہوئی ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ہمیشہ کیلئے یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے جو ایک ہے - مگر یہ کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کے متعلق کہ میں تیرے لئے بخشش مانگونگا -

یہ آیت نص صریح ہے - اس بات کی کہ ہر ایک بات نمونہ ہے حضرت ابراہیم کی - یعنی اس کی ساری باتیں قابل تقلید ہیں - اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ جو کچھ اس نے کیا ہے - تم بھی کرو - لیکن ایک بات جو اس نے باپ کے متعلق کہی وہ ایسی ہے - کہ اسکی تقلید نہ کرو - اور وہ یہ کہ اس نے کہا تھا - میں تیرے لئے بخشش مانگونگا -

اگر حضرت ابراہیم نے کوئی جھوٹ بولا ہوتا - تو خدا تعالیٰ اس کا بھی استثنا کرتا - کہ اس کی تقلید نہ کرنا - مگر ایسا نہیں کہا - اس سے معلوم ہوا - کہ انہوں نے کوئی جھوٹ بولا ہی نہیں -

کوئی کہہ سکتا ہے - کہ اگر حضرت ابراہیم نے جھوٹ نہیں بولا - تو ایک ناجائز بات تو کی - کہ باپ کیلئے بخشش مانگی - اور ان کا ایسا کرنا بھی عصمت کے خلاف ہے - کیونکہ خدا نے اس پر عمل کرنے سے روک دیا ہے -

اس کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے - کہ آیا یہ کوئی بری بات تھی - جب کی گئی - اس وقت بری نہ تھی - بلکہ جائز تھی - اور اسلام نے آکر اس کو ناجائز قرار دیا - اور اس لئے مسلمانوں کو اس سے روک دیا گیا ہے - اس کا مفصل ذکر خدا نے سورہ توبہ میں فرمایا ہے - ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم لاواہ حلیم (۹-۱۱۴-۱۱۵) خدا تعالیٰ فرماتا ہے - نبی اور مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے - کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش مانگیں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں - کیوں نہ مانگیں اس وقت جب کہ واضح ہو گیا کہ وہ مشرک ہیں - کافر ہیں -

معارفِ قرآن

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

سورۃ الانبیاء

دوسرا رکوع

(سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۲ دسمبر ۱۹۲۰ء)

خدا کے کام نقائص سے پاک ہوتے ہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ اسکے یہ معنے کئے جاتے ہیں کہ خدا حاکم ہے۔ اس سے کچھ نہیں پوچھا جاتا۔ اور انسانوں سے پوچھا جاتا ہے۔

بے شک یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ لیکن اس پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہ معنی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ خدا چونکہ طاقتور ہے۔ اسلئے خواہ کچھ کرے۔ اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔

اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ پیچھے دو خداؤں کا ذکر ہے۔ یہاں فرمایا۔ کہ خدا کے کام نقائص سے ایسے پاک ہوتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق پوچھا ہی نہیں جا سکتا۔ پوچھنے کی ضرورت اسی وقت پڑتی ہے۔ جب نقص ہو لیکن خدا کے کام چونکہ ایسے نہیں ہوتے۔ اسلئے کوئی پوچھ ہی نہیں سکتا ٭

یہ خدا تعالیٰ کی شان کے اظہار کیلئے بیان کیا گیا ہے۔

انبیاء جو کچھ کرتے ہیں خدا کے حکم سے کرتے ہیں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ انبیاء کے متعلق فرمایا۔ وہ کوئی بات ایسی نہیں کہتے۔ جو خدا نے انہیں نہ کہی ہو اور نہ صرف کہتے ہی نہیں بلکہ کچھ کرتے بھی نہیں۔ جب تک کہ خدا کچھ نہ کہے۔

خدائی کا دعویٰ کرنیوالے کے لئے جہنم

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ الوہیت کے دعوے کرنے والوں کے لئے تو خدا تعالیٰ نے جہنم کی سزا رکھی ہے۔ مگر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنیوالے کو اسی دنیا میں ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی چونکہ انسانوں میں سے ہی ہوتے ہیں۔ اسلئے اگر جھوٹے مدعی نبوت کو قتل نہ کر دیا جاتا۔ تو دھوکہ لگ سکتا تھا۔ لیکن الٰہ چونکہ کوئی انسان نہیں ہوتا۔ اسلئے الٰہ ہونے کا دعویٰ کرنے پر انسانوں کو اس کے متعلق دھوکہ نہیں لگ سکتا اور سوائے ان لوگوں کے جو خود پاگل ہوں۔ کوئی مان نہیں سکتا۔ اور دعوے کرنیوالے کی لغویت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے ٭

تیسرا رکوع

(۲۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

انسانی زندگی کا تعلق نظام آسمانی سے

جتنی چیزیں انسان کی زیست کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ وہ ساری آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آسمان سے مراد یہ نہیں۔ کہ پیتل یا لوہے کی بنی ہوئی کوئی چیز ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ جو ہے جو ہمارے سروں پر نظر آتا ہے ٭

تین چیزیں ہیں۔ جن سے انسان ظاہری طور پر زندہ رہتا ہے۔ ہوا۔ پانی۔ خوراک۔ اور یہ تینوں آسمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو نئی ہوائیں آکر صاف کرتی ہیں یا اور دوسرے سامان اسکے لئے رکھے ہیں۔ اسی طرح پانی ہے۔ زمین میں خراب اور طرح طرح کے گندے پانی ہوتے ہیں۔ ان سے ابخرات اُٹھتے اور صاف ہو کر پانی برستا ہے۔ اسی طرح برف پہاڑوں پر جم جاتی ہے۔ اور گرمیوں میں پگلتی ہے۔ پھر انہی پانیوں سے کھیتیاں اُگتی اور تیار ہوتی ہیں۔ اگر آسمان سے پانی نہ برسے۔ تو زمین کے پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں ٭

رُوحانی زندگی کے سامان خدا ہی کے پاس ہیں

اس سے خدا نے بتایا ہے۔ جب جسمانی زندگی کے سامان خدا نے لوگوں کے سپرد نہیں کئے۔ بلکہ اپنے قبضہ میں رکھے ہیں۔ تو رُوحانی زندگی کے سامان وہ کس طرح لوگوں کے سپرد کر دیتا۔ وہ خدا ہی کے پاس ہیں۔ پس زندگی کا سامان خدا ہی دیتا ہے۔ اور جتنی کوئی چیز زندگی کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ اُتنا ہی اسپر زیادہ خدا نے اپنا قبضہ رکھا ہے۔ کھانے سے ضروری پانی ہے۔ اسپر اپنا تصرف زیادہ رکھا ہے اور اس سے زیادہ ضروری ہوا ہے۔ اس کو بالکل اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ تو رُوحانی زندگی کے سامان جو سب سے ضروری ہیں۔ وہ کیوں اپنے پاس نہ رکھتا ٭

اس طرف متوجہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین جب بند ہو جاتے ہیں۔ تو دُنیا پر کس قدر تباہی اور بربادی آتی ہے۔ قحط کے حالات نہایت درد انگیز ہوتے ہیں۔ اپنے بچے لوگ کاٹ کاٹ کر کھا جاتے ہیں۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ۔ پھر اللہ ان کو کھولتا ہے۔ پانی برستا ہے۔ کھیتیاں اُگتی ہیں اور دُنیا ان سے فائدہ اُٹھاتی ہے ٭

ہر چیز کی زندگی سے پانی کا تعلق

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔ ہر ایک چیز کی زندگی پانی کے ساتھ ہے۔ کوئی خاک ذرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کوئی رُوح زندہ نہیں رہ سکتی آسمانی کلام کے بغیر۔ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ کیا یہ ایمان نہیں لاتے ٭

زمین کا قیام

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۔ ہم نے پہاڑ بنائے کہ زمین ہل نہ جائے۔ پہاڑوں کے ذریعہ زلزلوں کی روک ہوتی ہے۔ ہل جانے سے مراد تباہ و برباد ہو جانا ہے اگر پہاڑ نہ ہوتے۔ تو انسان زمین کے اُوپر قائم نہ رہ سکتا۔ بلکہ تباہ و برباد ہو جاتا۔

وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ میرے نزدیک فیھا کی ضمیر رواسی کی طرف جاتی ہے زمین کی طرف بھی جا سکتی ہے۔ تو فرمایا پہاڑوں میں ہم نے کھلے راستے بنائے ہیں۔ یا زمین میں ہم نے راستے بنائے ہیں تاکہ انسان ان پر چلیں ٭

آسمان کا انسانی زندگی سے تعلق

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ج

خدا فرماتا ہے۔ آسمان کو ہم نے چھت بنایا ہے۔ اور وہ محفوظ ہے۔ یعنی وہ ایسا ہے کہ اس میں تغیر اور خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ اور اس کے ذریعہ انسان محفوظ رہتے ہیں۔

ستاروں کے بڑے بڑے اثرات دنیا میں پڑتے ہیں ان میں سے کئی تو لوگوں کو معلوم ہو چکے ہیں۔ اور کئی معلوم نہیں ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اس مسئلہ کا اپنی کتابوں میں وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ جس پر نادانوں نے آپ کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ خود آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوْظًا کہتا ہے۔ اگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ انسانی زندگی کی حفاظت کے سامان آسمان پر ہیں۔ اور ستاروں کی وجہ سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ تو اور کیا ہیں۔ کوئی گولے تو نہیں برستے تھے۔ جن کو آسمان روکے ہوئے ہے۔

جسمانی سامانوں کے ذریعہ روحانی سامانوں کی طرف توجہ دلائی گئی

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے اول پانی کو پیش کیا ہے۔ جو ہر ایک انسان پیتا ہے۔ پھر زمین کو پیش کیا ہے۔ جس پر انسان قائم رہتا ہے۔ اور پھر آسمان کا نظام پیش کیا ہے۔ جس کو وحشی سے وحشی لوگ بھی دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔ اور اس کے متعلق کچھ نہ کچھ علم رکھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ماہر اس علم کے ہمیشہ سے ہوتے رہے ہیں۔ ان کو بیان کر کے بتایا۔ کہ جب یہ انتظام خدا نے جسمانی زندگی کے لئے کیا ہے۔ تو کیا اس نے روحانی زندگی کے لئے کچھ نہیں کیا اسی سے اندازہ لگا لو۔ کہ روحانی زندگی کے لئے کس قدر اس نے سامان کیا ہے۔

اَھٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ۔ یہی وہ جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے۔

یہ تحقیر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کفار سمجھتے ہیں۔ کہ اس کی نہ کوئی شان ہے نہ کوئی حقیقت ہے۔ اور پھر یہ ہمارے معبودوں کے خلاف کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَھُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ۔ یہ تو بتوں کا انکار کرتا ہے۔ مگر تم جو رحمٰن کا انکار کرتے ہو۔ تم اپنے آپ کو دیکھو۔ تمہاری کیا حقیقت ہے۔ اور تمہارا کیا حق ہے کہ رحمٰن کا انکار کرتے ہو۔

انسان میں جلدبازی پائی جاتی ہے

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے جلدباز پیدا کیا ہے۔ یا انسان جلدبازی سے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن یہ محاورہ ہے۔ کہ جو بات جس انسان میں زیادہ پائی جائے اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اس سے بنا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں بھی اس کو جس میں پھرتی اور تیزی زیادہ پائی جائے۔ کہتے ہیں فلاں پارے کا جسم ہے۔ تو اس سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان میں جلدبازی پائی جاتی ہے۔ وہ سوچتا نہیں۔ جھٹ انکار کر دیتا ہے۔

آگے خدا کہتا ہے۔ سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ۔ میں تم کو ضرور نشان دکھاؤں گا۔ جلدبازی نہ کرو۔

اب اگر خدا نے انسان کو جلدباز بنایا ہے۔ تو پھر یہ کیوں کہتا ہے۔ کہ جلدبازی نہ کرو۔ دیکھو خدا نے زبان دی ہے۔ پھر یہ نہیں کہتا کہ اس سے کلام نہ کرو۔ پھر جلدباز بنا کر کیوں یہ کہتا کہ جلدی نہ کرو۔ معلوم ہوا۔ کہ خدا نے جلدباز نہیں بنایا۔ خدا نے تو وقار والا بنایا ہے۔ مگر انسان خود جلدبازی کرتا ہے۔

چوتھا رکوع

(۳۰۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

انسان کی حفاظت صفت رحمانیت کے ماتحت ہوتی ہے

قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط ان سے کہو کہ وہ کونسی ہستی ہے جو خدا کے مقابلہ میں تمہاری حفاظت کرتی ہے۔ لیل و نہار میں تمہاری حفاظت کا کام رحمٰن کے سپرد ہے۔

اگر صفت رحمانیت کو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو رات کو انسان کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ رات کو انسان سوتا ہے۔ اور سونے کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن اگر سوتے وقت سانس نکلنے کا انتظام نہ ہوتا۔ تو کس طرح زندہ رہ سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت ایسا انتظام کر رکھا ہے۔ کہ بغیر انسان کے ارادہ کے سانس نکلتا رہتا ہے۔ اور وہ زندہ رہتا ہے۔ اس سے لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ ایک ایسی ہستی ہے۔ جو بغیر انسان کے ارادہ کے بغیر کسی محنت اور مشقت کے اسکے نفع اور فائدہ کے سامان کرتی ہے۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو کہا جائے کہ خدا نے انسان کے جسمانی فوائد کے لئے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ تو وہ اسکو تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن جب کہا جائے کہ اسی طرح انسان کی روحانیت کے سامان بھی مہیا ہونے چاہئیں۔ اور ان سے بھی انسان کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تو بَلْ ھُمْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّھِمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ اس سے انکار کر دیتے ہیں۔

اَمْ لَھُمْ اٰلِھَةٌ تَمْنَعُھُمْ مِّنْ دُوْنِنَا کیا ان کے معبود کوئی ایسے ہیں۔ جو انہیں تکالیف سے بچا لیتے ہیں ہماری مدد کے علاوہ کوئی اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِھِمْ جو معبود اپنے آپ کو ظاہری تکالیف سے نہیں بچا سکتے وہ دوسروں کی اندرونی تکالیف کا کیا علاج کر سکتے ہیں۔

بہت لوگ مشرکوں سے بات کرتے وقت گھبرا جاتے ہیں۔ وجہ یہ کہ وہ ان کے متعلق صحیح معلومات نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مشرک بتوں کو یا اور چیزوں کو اپنی ذات میں کامل اور مدد دینے والی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں کہتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یہ خدا کے پیارے اور محبوب ہیں۔ اس لئے انہیں خدا سے مدد لیکر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اس میں کیا حرج ہے۔ تم بھی تو انبیاء کے متعلق یہی مانتے ہو۔ اسکے رد میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا ھُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ہماری طرف سے ان کے معبودوں کو کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

بس مشرک سے بات کرتے وقت یہ پوچھنا چاہیئے کہ بتاؤ۔ جس کو تم اللہ سمجھتے ہو۔ اس کی ذات میں خدائی کا کیا ثبوت ہے۔ اور خدا کی طرف سے کیا مدد ملتی ہے۔ کیا وہ خدا کی کوئی تائید اور نصرت رکھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر کیونکر ان کو خدا مانتے ہو۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ)

مرتد پٹیالوی اور الہام

(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب میں ناظرین کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مرتد پٹیالوی علم قرآن سے بالکل بے بہرہ تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ الہام کی تعریف اور اس کا مورد کیا ہے۔ دعویٰ تو یہ کہ مجھ پر حضرت جبرئیل ؑ کا نزول ہوتا ہے۔ جیسا کہ الذکر الحکیم ۳ صفحہ ۱۵ سے ظاہر ہے۔ جہاں اپنے الہامات کو تحریر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ صبح بیداری کے وقت۔ یہ الفاظ میرے نہیں۔ بلکہ میرے خداوند کی طرف سے ہیں۔ یلقی الروح علےٰ من یشاء من عبادہ (اشارہ رسالہ پیشگوئی کی طرف) لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ القاء الروح دماغ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یا قلب کے ساتھ۔ مرتد کے نزدیک الہام کیا چیز ہے۔ وہ الذکر الحکیم ۳ کے صفحہ ۸۳ و ۱۰۰ سے عیاں ہے۔ جہاں لکھتا ہے:۔

"جن لوگوں کے دماغ فطرتاً الہامات اور خوابات کے مناسب ہیں۔ وہ خاص مشغلہ اور توجہ سے اس ملکہ کو بہت ترقی دے سکتے ہیں۔ خواہ اُن کے اور عمل کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً جس شخص کا دماغ فطرتاً الہامات و خوابات کے موزون ہے۔ اگر وہ ہمیشہ اپنے خوابات و الہامات کا چرچا رکھے۔ اور سوتے جاگتے یا اور اوقات میں اللہ کو اس کے مبارک ناموں سے پکارتا رہے۔ لوگوں میں اپنی عزت بڑھانے کے واسطے ہمیشہ اپنے رب سے اس امر کا طالب اور خواہاں رہے۔ کہ اس کو غیب کی خبریں ملتی رہیں تو کثرت سے اسکو غیب کی خبریں ملتی رہینگی۔ خواہ اور طرح پر وہ بددیانت۔ بدعہد۔ فاسق۔ فاجر۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی مومن یا غیر مومن۔ نیک یا بد۔ سچے یا جھوٹے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ انا لا نضیع اجر العاملین۔ پس جو قانون میں محنت کرتا ہے۔ وہ آخر کار مقنن بن جاتا ہے۔ جو ڈاکٹری میں محنت کرتا ہے۔ وہ ڈاکٹر بن جاتا ہے۔ جو مسمریزم میں مشق کرتا ہے۔ وہ مسمرائزر بن جاتا ہے۔" صفحہ ۸۳

پھر صفحہ ۱۰۰ میں اپنے آپ کو اسی گروہ میں شامل کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"میں ایک گنہگار اور بے عمل انسان ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے ادنیٰ خدام کے برابر بھی اپنے آپکو سمجھنا سخت ظلم اور گستاخی جانتا ہوں۔ مگر میرا دماغ الہامات اور خوابات کے لئے فطرتاً موزون ہے۔ اسلئے مجھے غیب کی خبریں خوابات اور الہامات کے ذریعہ سے بکثرت ملتی ہیں۔ ... اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر میں خاص توجہ اور محنت کے ساتھ مشق کروں۔ تو مرزا صاحب قادیانی سے سینکڑوں درجہ بڑھ جاؤں۔ اس لاپرواہی کی حالت میں میرے خوابات اور الہامات کی یہ کثرت اور صفائی ہے کہ مرزا سے بڑھ کر ہیں۔"

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

اوّل۔ الہام پانے یا امور غیبیہ کے معلوم کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ نیک عمل کئے جائیں۔ بلکہ بدعمل فاسق فاجر کذاب عیار کو بھی کثرت سے الہام ہو سکتے ہیں۔ اور امور غیبیہ کا اسپر کثرت سے اظہار ہو سکتا ہے۔

دوم۔ ایک بدعمل۔ فاسق۔ فاجر۔ کذاب۔ عیار۔ بدعہد شخص بھی نبی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب اسپر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار ہو سکتا ہے۔ تو وہ نبی بھی ہو سکتا ہے۔

سوم۔ نبوت کسبی چیز ہے نہ وہبی۔

چہارم۔ الہام کا کثرت سے ہونا ایک خاص قسم کی دماغی مشق کا نتیجہ ہے۔

پنجم۔ ایک خائن۔ فاسق۔ فاجر پر بھی ملائکہ کا نزول ہو سکتا ہے۔

ششم۔ الہام کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔ اور وہ ایک خاص قسم کی دماغی مشق کا نتیجہ ہے۔

ہفتم۔ ڈاکٹر خود بھی اسی زمرہ میں شامل ہے اور اس کے الہامات بھی ایک خاص قسم کی دماغی مشق کا نتیجہ ہیں۔

اگر ان نتائج کو صحیح مان لیا جائے۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ دنیا میں شیطانی القاء کسی پر ہوتا ہی نہیں۔ سب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہوتے ہیں۔ بایں وجہ کہ خدا تعالیٰ نے شیطانی القاء اور خدا کی طرف سے جو الہام ہوتا ہے ان میں تمیز کرنے کے لئے یہ فرمایا ہے۔ کہ شیاطین افاک اثیم پر اُترا کرتے ہیں۔ مگر مرتد پٹیالوی نے افاک اثیم کے الہاموں کو بھی انبیاء کے الہاموں کی طرح قرار دیدیا۔ تو دنیا میں شیطانی الہامی کوئی نہ رہا۔ کیونکہ جس پر بھی الہام ہوتا ہے۔ اس کی اپنی دماغی مشق کا نتیجہ ہے۔ پھر نہ معلوم کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات کو مرتد نے کیونکر شیطانی الہامات قرار دیا ہے۔ حالانکہ پہلے خود لکھا۔

"کہ اگر میں خاص توجہ اور محنت کے ساتھ مشق کروں تو مرزا صاحب قادیانی سے سینکڑوں درجہ بڑھ جاؤں"

(الذکر الحکیم ۳ صفحہ ۱۰۰)

اس جگہ تو اپنے الہامات کو مسیح موعود کے الہامات کے مشابہ قرار دینے کے بعد اپنے الہامات کو بڑھ کر بتایا ہے لیکن صفحہ ۱۰۶ میں اپنا الہام درج کیا ہے۔ کہ مرزا کے الہامات شیطانی القاء ہیں۔ اب غور کا مقام ہے کہ پہلے تو اپنے الہاموں کو مسیح موعود کے الہامات کے ساتھ تشبیہ دی۔ اور پھر مسیح موعود کے الہامات کو القاء شیطانی قرار دیا۔ یہ اس بات کی بیّن دلیل ہے۔ کہ مرتد کے اپنے الہامات شیطانی القاء ہیں۔ پھر ڈاکٹر عبدالحکیم کے عقیدہ کے لحاظ سے فاجر فاسق۔ بدعہد۔ مکار۔ عیار۔ نبی ہو سکتا ہے لیکن نبی کی تعریف خدا تعالیٰ نے یہی بتائی ہے۔ کہ عالم الغیب فلا یظہر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ (جن رکوع ۲) کہ کثرت سے امور غیبیہ رسول پر ہی خدا تعالیٰ ظاہر کرتا ہے۔

مگر ڈاکٹر کا خیال بالکل باطل ہے۔ کیونکہ نبی کو خدا تعالیٰ نیکوں سے چنا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس تو پھر کیا خدا تعالیٰ کا اصطفاء اور انتخاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ اپنے اس علم کے مطابق کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ سب سے اعلیٰ ترین متقی اور پرہیزگار کو نبی بنایا کرتا ہے۔ اور

بھی تو دوسروں کے لئے ارشاد ہوا کرتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ اے لوگو تمہیں چاہیئے۔ کہ تم اپنے رسول کو نمونہ بناؤ۔ اور اس جیسے اعمال بجا لاؤ۔ پھر نبوت ایک انعام ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے جیسے خدا فرماتا ہے:۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ کہ نبوت بھی خدا تعالیٰ کی ایک رحمت ہے۔ اور اس کا فضل عظیم ہے جو اسکے خاص بندوں پر ہوتا ہے۔ اور یہ صفت رحمانیت کے ماتحت ہوتا ہے۔ جیسے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہی خدا تعالیٰ نے رحمن کے لفظ سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کتاب اور الہامات جو تجھے دیئے جاتے ہیں صفت رحمانیت کے ماتحت ہے۔

پھر مرتد پٹیالوی کا الہام کا مورد دماغ کو اور اس کے نزول کی وجہ دماغی مشق کا نتیجہ قرار دینا بالکل غلط ہے اور قرآن مجید اور لغت کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ وحی کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وحی کا تعلق قلب سے ہوتا ہے۔ اور قلب ہی مورد وحی ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ انسان کو علوم حاصل کرنے کے خدا تعالیٰ نے دو ذرائع دیئے ہیں۔ ایک دماغ دوسرا قلب۔ دماغ کے علوم حاصل کرنے کا ذریعہ حواس خمسہ ہیں۔ قلب کے ذریعہ حصول کے لئے ظاہری حواس خمسہ نہیں ہیں۔ اسی لئے جب حواس ظاہرہ میں تعطل واقع ہو جاتا ہے۔ پھر وحی ہوتی ہے۔

دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانہ لتنزیل رب العلمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین (شعراء ع ۱۱) قرآن مجید خدا تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اور روح الامین اس کو تیرے دل پر لے کر اسلئے اترا ہے۔ کہ تو لوگوں کے لئے منذر ہو پس ان دونو آیات سے ثابت ہے کہ وحی اور الہام کا مورد دل ہے نہ کہ دماغ۔ پھر فرشتے خائن۔ فاسق۔ فاجر پر نہیں اترتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (حم سجدہ ع ۴)

کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب قرار دیتے ہیں۔ پھر اس کے احکام کو بجا لاتے ہیں۔ اور اس کے دین پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر فرشتوں کا نزول ہوا کرتا ہے۔ خائنوں۔ فاسقوں۔ فاجروں۔ بدعملوں پر فرشتوں کا نزول نہیں ہوا کرتا۔

پھر الہام کا مورد دماغ نہیں اور دماغی مشق کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہوتا ہے۔ جو اس کے خاص نیک دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار بندوں پر ہوا کرتا ہے۔ اور اگر مرتد پٹیالوی کو الہام کے معنی ہی معلوم ہوتے۔ تو ایسا نہ لکھتا۔ الہام کے معنے لغت میں "الالہام ما یلقی فی الروع بطریق الفیض ویختص بما من جہۃ اللہ والملاء الاعلیٰ ویقال ایقاع الشیء فی القلب یطمئن لہ الصدر یخص اللہ بہ بعض اصفیائہ"۔ (تاج العروس جلد ۹ صہ ۶۸)

الہام وہ چیز ہے کہ جو بطریق فیض کے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ اور الہام اس کلام کو کہتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے یا ملاء اعلیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی ایسی چیز کا دل میں پڑ جانا ہے۔ جس کے ساتھ اطمینان صدر ہو جائے۔ اور الہام کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنے بعض برگزیدہ اولیاء و اصفیاء کو مخصوص کرتا ہے"۔ نہ کہ فاسق و فاجر کو الہام کرتا ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۸ صہ ۵۸۳ میں لکھا ہے:۔

"الالہام ہو ان یوقع اللہ فی قلب العبد شیئا واذا وقع فی قلبہ شیئا فقد الزمہ ایاہ"

الہام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بندے کے دل میں کوئی چیز ڈالدے۔

دیکھئے ایک طرف مرتد پٹیالوی کی الہام کی تعریف اور اسکے الہام کے مورد دماغ کو قرار دینے کی طرف کہ کیسے لغت اور قرآن مجید کے خلاف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرتد پٹیالوی بالکل علوم دینیہ سے ناواقف تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام کی تعریف یہ کی ہے کہ:۔

"الہام ایک القاء غیبی ہے کہ جس کا حصول کسی طرح کی سوچ اور تردد اور تفکر اور تدبر پر موقوف نہیں۔ اور ایک واضح اور منکشف احساس سے کہ جیسے سامع کو متکلم سے یا مضروب کو ضارب سے یا ملموس کو لامس سے ہو۔ محسوس ہوتا ہے۔ اور اس سے نفس کو مثل حرکات فکریہ کے کوئی الم روحانی نہیں پہنچتا۔ بلکہ جیسے عاشق اپنے معشوق کی رویت سے بلا تکلف انشراح اور انبساط پاتا ہے۔ ویسا ہی روح کو الہام سے ایک ازلی اور قدیمی رابطہ ہے۔ کہ جس سے روح لذت اٹھاتا ہے۔ غرض یہ ایک منجانب اللہ اعلام لذیذ ہے کہ جس کو نفث فی الروح اور وحی بھی کہتے ہیں"۔

(پرانی تحریریں)

پس یہ تعریف ہے۔ جو قرآن مجید اور لغت کے مطابق ہے اب مرتد پٹیالوی کی تعریف کے مطابق اسکے الہامات دماغی وسواس کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ اس نے اپنے الہامات کو اپنی دماغی مشق کا نتیجہ بتایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی تعریف کے مطابق آپ کے الہامات کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نفث فی الروح اور وحی قرار دیا جانا موزون ہے۔ جیسا کہ آپ نے اس کی تعریف کی ہے۔ (باقی دارد)

خاکسار

جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان دارالامان

مینیجر کی معذرت

محرر کی بیماری اور دوسرے آدمی کی نو آموزی کی وجہ سے دوستوں کے ارشادات کی تعمیل میں بیقاعدگی اور توقف ہو رہا ہے بڑی مشکل سے صرف چٹیں درست کر کے اخبار بھیجا جا رہا ہے اسلئے جن احباب کے ارشادات کی تعمیل تاحال نہیں ہوئی وہ انتظار فرمائیں

(مینیجر الفضل)

ایک سو روپے کا عطیہ

جناب مکرم معظم حافظ عبدالعلی صاحب وکیل ہائی کورٹ۔ حیدرآباد دکن نے ہمیں ایک سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوایا ہے۔ اور اپنے گرامی نامہ میں پندرہ اصحاب کے نام دیئے ہیں کہ انہیں الفضل ایک ایک سال تک بھجواتے رہیں۔

جناب حافظ صاحب موصوف کو تبلیغ و اشاعت سلسلہ کا بہت جوش ہے۔ اور یہ رقم آپ نے اسی واسطے خرچ کی ہے۔ کہ الفضل کے ذریعہ سے دین الحق ان کے شہر میں پھیلے۔ اللہ تعالےٰ جناب حافظ صاحب کے مال میں بہت بہت برکت دے۔ میں تمام خریداران الفضل و دیگر احباب سلسلہ سے ملتجی ہوں کہ صاحب موصوف کے حسنات دین و دنیا کے لئے دعا فرمائیں۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

مردم شماری کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سرکاری مردم شماری ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء میں ہونے والی ہے ہماری جماعت کے سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو مطلع کریں کہ وہ مردم شماری کے وقت مذہب کے خانہ میں اپنا مذہب احمدی لکھا دیں اور خیال رکھیں کہ شمار کنندہ غلطی سے کچھ اور اندراج نہ کر دے

ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت ہے

ہمیں ایک ایسے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو [illegible] کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ [illegible] احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔ آخر جنوری ۱۹۲۱ء تک بنام ناظر امور عامہ قادیان درخواستیں پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

تلاش روزگار

ہمارے معزز نوجوان مخدوم محمد ایوب صاحب احمدی بی اے (علیگ) ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ جملہ احمدی احباب جن کے علم میں کوئی معقول ملازمت ملنا ممکن ہو۔ فوراً براہ کرم مجھے مطلع فرما کر شکر گذار بنائیں۔ اور ایک بھائی کی مدد کریں اور جہاں تک ہو سکے کوشش فرما دیں۔ ناظر امور عامہ

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بہت بڑی رعایت
صرف ایک ماہ تک
تبلیغی احمدیہ جنتری سنہ ۱۹۲۱ء

جس میں علاوہ جنتری کے متعلقات کے مندرجہ ذیل بیش بہا تبلیغی مضامین ہیں۔ (۱) بارہ دلائل وفات مسیح پر (۲) بارہ دلائل صداقت مسیح موعود پر (۳) مسائل روزہ (۴) مسائل عید الفطر (۵) مسائل عید اضحی (۶) مسائل جنازہ (۷) مسجد لنڈن کا نقشہ مع مختصر حالات (۸) شجرہ نسب و مختصر سوانح عمری حضرت مسیح موعود (۹) جنتری سنہ ۱۹۲۲ء پہلے اس کی قیمت فی عدد ۲ ر اور ۶ روپیہ فی سو عدد تھی۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل ۱۸/۲۲

مصنفہ
جناب ڈاکٹر شیخ محمد عمر صاحب احمدی ہاؤس سرجن انچارج
صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ قیمت مجلد ۱۲ غیر مجلد ۸ محصول ۳ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ بھیجی جائیگی۔
کتاب مصنف سے مل سکتی ہے

عالمگیر واچ ہاؤس

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دوکان لودھیانہ میں جاری کی ہے۔ جس میں ہر قسم کے کلاک۔ ٹائم پیس۔ جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والیاں گھڑیاں۔ زنجیریں۔ چوڑیاں ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت قلیل منافع پر فروخت کی جاتی ہیں احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر
ماسٹر قمر الدین نور الٰہی واچ اینڈ کلاک مرچنٹس
چوڑا بازار۔ لدھیانہ

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے۔ (زنانہ و مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسی۔ سلک۔ موزی سلک۔ گوٹہ۔ لچکے۔ پتری۔ بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ضرورت نکاح

ایک احمدی نوجوان کو جو کہ قوم کے ستری ہیں۔ پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان شاہ آباد ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ اور تقریباً تین روپے روز کی آمدنی ہے۔ اور نہایت نیک اور جوشیلے احمدی ہیں عمر تقریباً ۳۵ سال ہے۔ خط و کتابت

معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

لاہور میں احمدی دواخانہ ۲۴/۲۲

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کے پیٹنٹ ادویات مثلاً اسکاٹ ایمولشن۔ فروٹ سالٹ ایلیمن مربہ۔ خالص مچھلی کا تیل۔ تھرمامیٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوا رکھے ہیں۔ اور موزوں قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں ضرورتمند احباب جلد منگوالیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات بنائے جاتے ہیں۔ باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں۔

عبدالجلیل [illegible] میڈیکل ہال اندرون
موچی دروازہ۔ لاہور

مجربات امام فن طب ۸/۲۲

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نورالدین صاحب رضی

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادت۔ میاں محمد علی صاحب قادیان میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از فائدہ ہوا۔ قیمت خوراک دو ہفتہ ۱ روپیہ

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم۔ ابتدائی نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے نفیس ہے۔ تولہ ۴

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت ۱ روپیہ

ملنے کا پتہ
سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ میں احمدیہ سپلائی ایجنسی ۳/۲۲

جس صاحب کو کسی قسم کا مال درکار ہو۔ خواہ سنہری یا الیکٹرک آرٹیکل یا کپڑے۔ یا منیاری کی چیزیں غرض جس چیز کی بھی ضرورت ہو خصوصاً بوٹ اینڈ شوز ہماری معرفت منگا سکتے ہیں اور آرڈر کرنے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں تھوڑی کمیشن پر مال سپلائی کیا جائیگا

سلیمان احمدی 25. Giri Babu Lane
Central Avenue,
Calcutta

خریداروں کو جسمانی اور روحانی فوائد سے بہرہ مند و لطف اندوز ہوں
منیجر رسالہ رفیق حیات قادیان ضلع گورداسپور

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

کارک میں شورش لنڈن ۱۷ ر جنوری۔ گذشتہ شب کارک میں ایک سخت شورش رونما ہوئی۔ دو پولیس کے سپاہیوں پر جو فٹ بال میچ سے آرہے تھے حملہ ہوا دونوں مجروح ہو گئے۔ بلوہ رفع کرنے کے لئے مسلح پولیس موٹر گاڑیوں میں سوار ہو کر آئی۔ بعد دوپہر رات تک فائر ہوتے رہے۔ ایک جنگی کا افسر ہلاک ہوا۔ دو عورتیں اور چار شہری مجروح ہوئے۔ اس کے علاوہ چند اور اموات بھی ہوئیں۔

اندھیر میں سن فینروں سے زبردست جنگ لنڈن ۱۵ ر جنوری۔ آج صبح ونڈز میں چند مسلح آدمیوں نے جنہیں سن فین کہا جاتا تھا۔ ایک شورش برپا کر دی۔ بہت سے فائر ہوئے۔ ایک گرفتاری عمل میں آئی پولیس کے آنے پر اندھیرے میں ایک زبردست لڑائی ہوئی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ آدمی اس بلوے میں شامل تھے لیکن صرف ایک گرفتاری عمل میں آئی۔

متفرق خبریں

ترکی قوم پرست اور یونانیوں کی جنگ لنڈن ۱۳ ر جنوری۔ ریوٹر کو یونانی سفیر نے اطلاع دی ہے۔ کہ یونانی گورنمنٹ کو سمرنا سے لاسلکی پیغام پہنچا ہے کہ ~~یونانی فوجیں بروسہ~~ سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اب تک انہوں نے قوم پرستوں کے تین ڈویژنوں کو بالکل منتشر کر دیا ہے اور ایک قوم پرست جنرل کو پکڑ لیا ہے۔

یمن میں لڑائی لنڈن ۲۴ ر جنوری۔ عدن سے لنڈن ٹائمس کے نام ایک تار آیا ہے کہ بندرگاہ حدیدہ جس پر اس وقت انگریزی اور ہندوستانی فوجیں قابض ہیں امیر امام یحییٰ حملہ کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے جمیلہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ ساحل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان کی سپاہ کی کمان مامور ندیم بے کر رہے ہیں۔ جن کے بھتیجے کو ابھی سے حدیدہ کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔

جرمنی نے اپنا سب سے بڑا تجارتی جہاز اتحادیوں کے حوالہ کر دیا لنڈن ۱۳ ر جنوری۔ برلن سے لنڈن ٹائمس کے نام تار آیا ہے کہ جرمنی کا سب سے بڑا تجارتی جہاز جو جرمنی کی جہاز سازی کی حرفت کا بہترین نمونہ ہے۔ اب بنکر تیار ہو گیا ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑا جہاز ہو گا۔ یہ جہاز تاوان کے طور پر عنقریب اتحادیوں کے حوالہ کر دیا جائیگا۔ یہ جہاز تمام جدید اختراعات اور ایجادات سے آراستہ ہے۔

فرانسیسی تارپیڈو کشتی پر حملہ لنڈن ۱۲ ر جنوری۔ بحیرہ کی جھڑپ کے متعلق واقعات قسطنطنیہ کے ایک تار سے ظاہر ہے۔ ایک فرانسیسی تارپیڈو کشتی بحیرہ اسود میں اسلئے گشت کر رہی تھی۔ کہ اسلحہ کی ناجائز آمد و رفت کو روکے تو دروسک کے نواح میں ایک بولشویکی جہاز نے اس پر حملہ کیا۔ اور فرانسیسی کشتی کو خشکی پر چڑھا دیا۔

مردم شماری کے اعداد و شمار جل گئے واشنگٹن ۱۱ ر جنوری۔ محکمہ تجارت کے دفتر کی زیرین منزل میں آگ لگ جانے سے ۱۷۹۰ء تک مردم شماری کی تمام یادداشتیں جل گئی ہیں۔ البتہ ۱۹۲۰ء کی یادداشتیں محفوظ ہیں۔ مردم شماری کے ہیڈ کلرک کا بیان ہے۔ کہ تلف شدہ اعداد و شمار اب کہیں سے نہیں مل سکتے۔

ایک خاتون بیرسٹر لنڈن ۱۳ ر جنوری۔ مس ہلینا نارمنٹن بیرسٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس نے قانون فوجداری قانون نزاع اور قانون اساسی میں بھی امتیاز خصوصی حاصل کیا ہے۔ یہ خاتون سابق میں اخبار "انڈیا" کی ایڈیٹر تھی۔ وہ اب ہندو اور مسلم خواتین کا بھی مطالعہ کرنا چاہتی ہے۔

میکسیکو میں جنگ آل پاسو ۱۴ ر جنوری۔ جنرل فرانسسکو مارجینا کو سابق سپہ سالار شمالی علاقہ کی افواج نے زیر کمان جنرل کارنزہ فیڈرل فوجوں پر ریاست سان لوئی پر حملہ کیا۔ لیکن حملہ رد کر دیا گیا۔

بولشویکوں کے خلاف تحریک باؤ نیر کو ۱۲ ر جنوری کو طہران سے خاص تار ملا ہے۔ کہ بالشویکوں کے خلاف تمام روس میں تحریک پھیل رہی ہے۔ حکام گرجاؤں کے کھولنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جارجیا کی بولشویک فوج کے بھاگے ہوئے آدمی باکو کو لوٹ رہے ہیں۔

مسٹر چرچل وزیر نوآبادیات ہونگے لنڈن ۱۶ ر جنوری۔ اتوار کے اخبارات کا بیان ہے کہ لارڈ ملنر کی بجائے مسٹر چرچل وزیر نوآبادیات مقرر ہونگے اور اسی دفتر کو مصر، فلسطین اور مشرق وسطیٰ کے معاملات کا انتظام سپرد کیا جائیگا۔

آٹھ سو یونانی اسیر لنڈن ۱۸ ر جنوری۔ قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ترک احرار کا دعوٰی ہے۔ کہ ہم نے یونانیوں کو عسکی شہر کے شمال مغرب میں شکست دی ہے۔ اور انہیں تمام محاذ پر شدید نقصانات کے ساتھ پسپا ہونے پر مجبور کیا ہے۔ ہم نے ۸۰۰ یونانی اسیر کئے ہیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا میدان جنگ میں لنڈن ۱۸ ر جنوری۔ چند روز کی خبر ہے۔ کہ یونانی ایک وسیع پیمانے پر جارحانہ کارروائی کی تیاری کر رہے ہیں اور توقع ہے۔ کہ یونانی عسکی شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش کرینگے۔ جو مصطفےٰ کمال پاشا کا ایک اہم مرکز اور انگورا ریلوے کا انتہائی سٹیشن ہے۔

اس کے متعلق ترک احرار نے بھی بڑی سرگرمی دکھائی اور میدان جنگ میں زبردست کمک بھیجدی۔ تازہ خبر ہے۔ کہ اب مصطفےٰ کمال پاشا بھی میدان جنگ میں جا پہنچے ہیں۔

لیگ اقوام کے بعض اہم مسائل لنڈن ۱۷ ر جنوری۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ پیرس کی آئندہ کانفرنس میں جرمنی کے معاوضہ جنگ اور ترکی عہد نامہ کی ترمیم اور غالباً آسٹریا کی مصیبت کے مسائل سہ گانہ پر بحث ہوگی۔ فرانس عہد نامہ ترکی کو زیر بحث لانے کے لئے بہت مستعد ہے۔

لنڈن سے امسٹرڈیم تک کا ہوائی سفر لنڈن ۱۷ ر جنوری۔ فوکر کمپنی اپنے کارخانہ واقع امسٹرڈیم میں بڑے بڑے ہوائی جہاز تعمیر کر رہی ہے۔ جن سے آئندہ موسم بہار میں لنڈن سے امسٹرڈیم تک ہوائی مسافت طے کرنے کا